ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

رخسانہ کوثر

اسکالر پی۔ ایچ۔ ڈی اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر حمیرا ارشاد

پروفیسر، سابق صدرِ شعبہ اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

"دارالاِشاعت پنجاب" کی حقوقِ نسواں کی تحریک

Rukhsana Kausar
Scholar Ph.D Urdu, Lahore College for Women University, Lahore.
Dr. Humaira Irshad
Professor, Ex. Head of Departnemt of Urdu, Lahore College for Women University, Lahore.

Movement Launched by Dar-ul-Ishait-i-Punjab for Women's Rights

Survival of a nation lies in equal contribution of men and women in social, economic and cultural progress and prosperity. Women were deprived of their fundamental rights. As a reaction, women initiated a movement called Feminism for their rights in Europe in the nineteenth century. Molvi Mumtaz Ali started a publishing firm, Dar-ul-Ishaiat-i-Punjab at Lahore in 1898. Its publications especially weekly magazine "Tehzeeb-un-Niswan" played a vital role in the movement of feminism in the sub-continent. It inspired women to write articles on their various issues and rights. Their writings were published in Tahzib-un-Niswan. It motivated women to contribute writing journals, articles, novels, housekeeping manuals, cook books, books of etiquette, prose and poetry.

Keywords: *Feminism, Publishing Firm, Publications, Inspiration, Contributions, Articles, Women, Rights.*

عورت اور مرد سماج کی تشکیل کے دو اہم جزو ہیں۔ دونوں کے مساویانہ حصہ داری اور باہمی اشتراک سے سماجی رشتے فروغ پاتے ہیں جو کسی بھی سماج کی تشکیل و ترقی کے لیے ناگریز ہوتے ہیں۔ دونوں کے مشترکہ عمل پر ہی تہذیب و تمدن کے ارتقاء کا انحصار ہوتا ہے۔ اس ارتقا کے عمل کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

دونوں متوازی طور پر حصہ لیتے رہیں اور اگر دونوں کے اشتراک کا یہ توازن بگڑ جائے تو نوع انساں کی بقاء کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ مگر عورت کے ساتھ ہر دور میں ناروا سلوک روا رکھا گیا۔ بے جا حاکمیت کی آڑ میں اسے محکوم بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی۔ اس کی فطری صلاحیتوں کو دبایا گیا۔ رد عمل کے طور پر عورت نے اپنا تشخص اُجاگر کرنے کے لیے عملی قدم اُٹھانا شروع کیا اور بالآخر خواتین نے اس ناروا سلوک، بے جا مظالم اور غیر انسانی رویوں کے خلاف آواز بلند کی۔ اس جدوجہد نے مغرب میں انیسویں صدی کے دوران ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی۔ حقوق نسواں کی اس تحریک کو تانیثیت (Feminism) کا نام دیا گیا۔ یہ تحریک ان عورتوں نے شروع کی تھی۔ جو سیاسی، سماجی اور معاشی نابرابری کے زخم کو خود سہہ چکی تھیں۔

"بنیادی طور پر تانیثیت (Feminism) کی تحریک کا آغاز یورپ میں ہوا۔ اس کی جڑیں اٹھارھویں صدی میں اُبھرنے والی انسانیت کی تحریک یا ہیومنیزم سے جڑی ہوئی ہیں۔ نپولین عورتوں کے سخت خلاف تھا۔ اس کے نزدیک عورتوں کا کام محض گھرداری بچے پالنا ہے نہ کہ علوم وفنون کی باتیں کرنا، ۱۸۶۱ء میں سول وار کے بعد یورپ میں حقوقِ نسواں کی تحریک کو عروج حاصل ہوا۔ برصغیر میں ۱۸۵۷ء میں عیسائی مشنریوں نے عورتوں کی فلاح اور تعلیم وتربیت کے لیے ادارے قائم کیے۔ یوں اس تحریک کے بالواسطہ اثرات ہندوستانی معاشرے پہ پڑے۔"(۱)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

برعظیم پاک و ہند میں خواتین کے لیے باقاعدہ تحریک کا آغاز "دارالاشاعت پنجاب" نے مولوی سید ممتاز علی کی سرپرستی میں کیا۔ اسی ادارے کے پلیٹ فارم سے خواتین کے لیے ہفتہ وار رسالہ "تہذیب نسواں" جاری ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس ادارے سے شروع ہونے والی حقوق نسواں کی تحریک پورے برعظیم پاک و ہند میں پھیل گئی۔ "دارالاشاعت پنجاب" سے جو پہلی کتاب شایع ہوئی وہ مولوی ممتاز علی کی "حقوق نسواں" تھی۔ اس ادارے کے نسوانی رسائل "تہذیب نسواں" اور "مشیر مادر" کا اجراء برعظیم پاک وہند میں تحریک اصلاح نسواں کا آغاز نہیں تھا، نہ معاشرتی سطح پر، نہ صحافتی سطح پر اور نہ ہی ادبی سطح پر بلکہ سقوطِ دہلی کے بعد انگریزوں کی حکومت کے زیر اثر جاگیردارانہ نظام اور اس سے وابستہ اقدار دم توڑ رہی تھی اور ان کی جگہ عوامی زندگی میں انگریزی تعلیم اور نئے خیالات کے اسلحہ سے لیس متوسط طبقہ اُبھر رہا تھا۔ اس تغیراتی دور نے برعظیم کے دانش ور طبقے کو مستقبل کے تقاضوں سے عہدہ براہ ہونے کا احساس دلایا اور "دارالاشاعت پنجاب" کے کارپردازوں نے اصلاحی تحریک کا آغاز کیا۔ "دارالاشاعت پنجاب" کی کوششوں سے بیسویں صدی کے آغاز میں قومی بیداری کی لہر نے معاشرتی اصلاح کے ساتھ ساتھ خواتین کی سماجی حیثیت میں بھی تبدیلی پیدا کی۔ اُس دور میں اِس ادارے نے اپنے رسائل کی بدولت معمولی تعلیم یافتہ پردہ نشین خواتین میں بھی تصنیف و تالیف کا شوق پیدا کیا اور بے شمار خواتین باصلاحیت تخلیق کار کی حیثیت سے سامنے آئیں۔ ان کے مضامین، افسانے اور دیگر تخلیقی تحریریں "تہذیب نسواں" اور "مشیر مادر" میں شایع ہونے لگیں۔ اس طرح نہ صرف عورتوں کی تحریریں شایع ہونے لگیں بلکہ دوسری خواتین کو لکھنے کی ترغیب بھی ملی اس قسم کی ترغیب اور تحریک کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے شمار خواتین لکھنے کی طرف مائل ہوئیں اور انھوں نے مختلف موضوعات پر مضامین لکھے۔ نہ صرف مضامین بلکہ مستقل کتابیں بھی تصنیف کیں۔ مولوی سید ممتاز علی رقم طراز ہیں:

> "تہذیب نسواں" جاری ہونے سے پہلے مولانا نذیر احمد صاحب کی کتابوں کے سوا لڑکیوں کے لیے بہت کم کتابیں تھیں، مگر "تہذیب نسواں" نے مردوں اور عورتوں، دونوں میں کتب تعلیم نسواں کا اس قدر شوق پیدا کردیا کہ اس مضمون پر اچھی اچھی کتابوں کی معقول تعداد تیار ہو گئی ہے، اور ہوتی جاتی ہے۔ مسز سجاد حیدر کے "اختر النساء"، "آہ مظلوماں" اور بہن م ظ کے "روشنک بیگم"، بے نظیر قصّے ہیں، اور اچھے لکھے پڑھے مردوں سے بھی ایسی عمدہ کتابوں کا مقابلہ نہیں ہو

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

سکتا۔ سلطان بیگم صاحبہ کی "رسوم دہلی" اور مسز صفدر علی "عورتوں کی انشاء"، ح ب صاحبہ کی "شہیدی بیگم" اور عباسی بیگم صاحبہ کی نامکمل زہرہ بیگم اور برج کماری صاحبہ کی "ذرہ عظیم" بھی قابل تعریف کتابیں ہیں۔ فاطمہ صغریٰ کی "خورشید بیگم" و "ہمدرد نسواں" کو بھی لڑکیاں بہت شوق سے پڑھتی ہیں۔ یہ تمام امور ظاہر کر رہے ہیں کہ "تہذیب نسواں" میں مضامین لکھنے سے لڑکیاں کیسی عمدہ انشا پرداز اور مصنف بنتی جاتی ہیں۔ تہذیبی شاعرہ بنت حفیظ اللہ کیسے پاکیزہ مذاق کی خاتون ہیں، ان کی نظمیں نہایت موثر، بے تصنع اور دل کش ہوتی ہیں۔ غرض، ایک زمانہ تھا، جب ہم مضمون لکھانے کے لیے لکھی پڑھی بیبیوں کے پتے ڈھونڈتے پھرتے تھے اور وہ نہ ملتی تھیں، یا آج کل ہر ڈاک میں ہمارے پاس عورتوں کے لکھے ہوئے اس قدر مضامین آتے ہیں کہ ہم اخبار میں ان کے درج کرنے کی گنجائش نہیں پاتے۔ یہ سب علمی ترقی کے نشان ہیں۔"(۴)

"دارالاشاعت پنجاب" نے ہمیشہ اپنے نصب العین خواتین کے لیے تعلیمی و اصلاحی ادب شائع کرنا، کو ہمیشہ پیش نظر رکھا اور اس مظلوم طبقے کی اصلاح و بہبود کے لیے اپنی مطبوعات کو شایع کیا۔ "دارالاشاعت پنجاب " سے "تہذیب نسواں" یکم جولائی ۱۸۹۸ء کو عورتوں کی اصلاح اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے جاری کیا گیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے سید ممتاز علی اور ان کی اہلیہ محمدی بیگم نے اعتدال کی راہ اختیار کی۔ حقوق نسواں کے لیے جو بھی بات کی گئی شرافت اور شریعت کی حدود کے اندر رہ کر کی گئی۔ کسی بھی موضوع اور مسئلے پر حتمی انداز میں بات نہیں کی اور نہ اپنی رائے کو قارئین پر ٹھونسنے کی کوشش کی۔ قاری مضمون پڑھ کر اپنی رائے قائم کرنے کے لیے آزاد ہوتا تھا۔ "دارالاشاعت پنجاب "سے چھپنے والا رسالہ "تہذیب نسواں" صرف ایک اخبار نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک پلیٹ فارم تھا جہاں سے خواتین کی ہمہ پہلو تربیت کا کام کیا جاتا تھا۔ اسی پلیٹ فارم سے خواتین نے اپنی اصلاح بھی کی اور اپنے حقوق کے لیے آواز بھی اٹھائی۔ اسی کے ساتھ مردانہ اجارہ داری والے معاشرے میں مردوں کے برابر عملی، معاشرتی اور مذہبی حقوق کے حصول کے لیے عملی جدوجہد بھی کی۔ خواتین کی اخلاقی، عملی اور معاشرتی ترقی کے لیے ان کا باہمی میل جول از حد ضروری ہے۔ جن

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

گھرانوں میں پردے کی پابندی شرعی احکامات سے بھی زیادہ کی جاتی تھی وہ خواتین کو ایک دوسرے کے ہاں جانے کی اجازت نہیں دیتے اور آپس میں ملنے جلنے میں بھی مزاحم ہوتے تھے۔اس لیے ان خواتین کے پاس تبادلہ خیالات کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔شادی بیاہ اور غمی کے مواقع کے علاوہ وہ کہیں نہ جا سکتی تھیں۔"دارالاشاعت پنجاب" نے ان خواتین کی راہ میں موجود اس رکاوٹ کو دور کرنے میں مدد دی اور لاہور میں سوشل جلسوں کی بنیاد ڈالی، لاہور کی ان مجالس کا ذکر سن کر دوسرے شہروں میں بھی اس قسم کی زنانہ مجالس قائم کی گئیں۔

"انجمن خاتونانِ ہمدرد"۱۹۰۷ء میں قائم ہوئی۔"(۳)

"انجمن خاتونانِ ہمدرد" نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے "خیرات فنڈ" جاری کیا۔ جس میں تمام باشعور اور پڑھی لکھی ہندوستانی خواتین حصہ ڈالتی تھیں۔اسی انجمن کی بدولت "زنانہ محتاج خانہ" ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو قائم کیا گیا اس کے بارے میں "تہذیب نسواں" میں درج ہے:

"تہذیبی بہنیں اس بات کو سن کر خوش ہوں گی کہ جس کام کے لیے وہ اپنے چندے اور خیراتیں بھیج رہی ہیں، وہ نیک کام ۷ اپریل سے جاری ہو گیاہے۔"(۴)

"دارالاشاعت پنجاب" نے زنانہ محتاج خانہ ان لڑکیوں اور عورتوں کے لیے قائم کیا تھا جن کا کوئی خبرگیری کرنے والا نہ تھا۔ان عورتوں کی حفاظت اور مدد کے لیے یہ گھر اُن کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ان خواتین کو دست کاری اور مختلف ہاتھ کے کام سکھائے گئے۔تاکہ وہ ان کی فروخت کے ذریعے باعزت طریقے سے زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔محتاج خانہ کی خواتین اور دوسری عام خواتین میں دست کاری کا شوق پیدا کرنے کے لیے"صنعتی فنڈ" قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی اور ان کی تیار کردہ چیزوں کی فروخت کے لیے ایک دکان "زنانہ سٹور" کے نام سے قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ زنانہ اسٹور کی ضرورت سب سے پہلے ۱۹۰۲ء میں پیش آئی تھی۔وہ اس طرح کہ کچھ غریب اور نادار خواتین اپنی دست کاریاں فروخت کرنے کی غرض سے "دارالاشاعت پنجاب" کے دفتر بھیج دیتی تھیں۔

وہ چیزیں فروخت کر کے رقم ان کو ارسال کر دی جاتی تھیں۔ رفتہ رفتہ یہ کام بڑھا تو ۱۹۰۸ء میں ایک خاتون نے یہ ذمہ داری قبول کی اور زنانہ اسٹور لاہور میں کھولا گیا۔

"یہ دکان اپنی وضع کی بالکل نرالی دکان ہے۔ اگر ہماری کوشش میں خدا تعالیٰ نے کامیابی بخشی تو آئندہ ہندوستان کے ہر گوشے میں اس کی تقلید کی جائے گی اور اس قسم کی دکانوں کا قائم ہو جانا، کچھ انوکھی بات نہ ہوگا۔"(۵)

"دارالاشاعت پنجاب" کے زیر انتظام اس اسٹور کو شروع کرنے کا مقصد اُن خواتین کی مشکلات کو کم کرنا تھا جو پردے کی پابندی کی وجہ سے دکانوں پر جانے سے معذور تھیں اور اپنی ضروریات کا سامان اپنی پسند سے نہ خرید سکتی تھیں۔ اس اسٹور پر پردے کا پورا انتظام ہوتا تھا اور وہاں خواتین کی ضرورت کا ہر قسم کا اسباب موجود ہوتا تھا۔ یہ اسٹور ہندوستان میں اپنی وضع کا پہلا اسٹور تھا۔ جو صرف باپردہ خواتین کے لیے مخصوص تھا۔ "دارالاشاعت پنجاب" نے خواتین کے اصلاحی اور فلاحی مقاصد کو ترقی و ترویج دینے کے لیے "انجمن تہذیب نسواں" قائم کی۔ اس کی سیکرٹری محمدی بیگم تھیں اور یہ انجمن ۱۹۰۸ء کے شروع میں قائم ہوئی۔ اس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے محمدی بیگم تحریر کرتی ہیں:

"اس کے اغراض و مقاصد بہت وسیع ہیں۔ جو ضرورتیں مستورات کے فرقے کے لیے پیش آتی ہیں وہ تقریباً سب اس میں داخل ہیں۔ یعنی اپنی اور اپنے بچوں کی ترقی تعلیم کا فکر کرنا۔ ان کے لیے سامان تعلیم از قسم کتب و مدارس مناسب بہم پہنچانا اور اپنی معاشرت کو ہر طرح پر درست کرنا، جس میں درستی لباس، درستی رسومات اور انتظام تقریبات وغیرہ سب امور شامل ہیں۔"(۶)

"دارالاشاعت پنجاب" کا ایک اور کارنامہ "زنانہ لائبریری" کا قیام بھی تھا۔

"اس لائبریری کا قیام ایک انگریز خاتون کے تعاون سے ممکن ہوا۔ یہ لائبریری ایک عمدہ خوشنما مکان میں، کتھڈرل گرل سکول کے قریب قائم کی گئی۔ اس لائبریری میں کتابوں اور اخباروں کے علاوہ بیڈمنٹن وغیرہ کے کھیل کا انتظام بھی

کیا گیا تھا۔ یہ لائبریری ۱۹۰۸ء میں قائم ہوئی اور اس کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی قائم ہوئی۔ جس کے ممبران کی تفصیل یہ ہے:

صدر انجمن　　　مسز پارسنز

سیکرٹری　　　مس مسٹ صاحبہ ہیڈ مسٹریس زنانہ نارمل سکول لاہور

ممبران　　　مسز ممتاز علی، مسز رام بھج دت چودھری، مسز سمویلز۔"[۷]

"دارالاشاعت پنجاب " نے اپنے رسالے "تہذیب نسواں" کا آغاز یکم جولائی۱۸۹۸ء کو کیا۔ ہر شمارے کے سرورق پر درج ذیل عبارت لکھی ہوتی تھی:

"ہندوستان میں سب سے پہلا زنانہ ہفتہ وار اخبار"[۸]

"تہذیبِ نسواں" نہ صرف ہندوستان کا سب سے پہلا زنانہ ہفتہ وار اخبار تھا بلکہ دوسرے اخباروں پر اسے یہ بھی برتری حاصل تھی کہ اس کی ایڈیٹر ایک خاتون تھیں۔"تہذیب نسواں" آغاز میں جمعہ کے روز نکلتا تھا۔ مگر۱۹۰۰ء سے جمعہ کی بجائے ہفتہ کو شایع ہونے لگا۔ اس کے مقاصد کے بارے میں مولوی ممتاز علی لکھتے ہیں:

> "تہذیبِ نسواں کے مقاصد کی نسبت کبھی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے یہ اخبار عورتوں کی اصلاح اور عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے نکلا ہے۔ مگر یہ اصلاح اور یہ حفاظت کس طرح کی جائے؟ شریعت کی حدود کے اندر رہ کر اور اپنی شرافت کو قائم رکھ کر۔ یہ نہیں کہ مردوں سے لڑائی کی جائے۔ عورتوں کی اصلاح میں داخل ہے۔ خانہ داری کا انتظام، بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت، گھر کی حفظ صحت کا انتظام، گھر کے بزرگوں کے باب میں اپنے فرائض کی انجام دہی۔ ان سب فرائض کا تہذیب نسواں میں ہمیشہ خیال رکھا گیا ہے۔"[۹]

"دارالاشاعت پنجاب "کا بنیادی مقصد تعلیم نسواں کے مسئلہ کو آگے بڑھانا تھا۔ یہ بہت مشکل کام تھا۔ کیوں کہ سب سے پہلے انہیں لوگوں کو اس بات پر قائل کرنا تھا کہ لڑکیوں کو تعلیم دینا کیونکر ضروری ہے، کیوں کہ مسلمان عورتوں میں اس بات کی جدوجہد کا مقصد تعلیم نسواں کو معاشرتی طور پر قابل قبول بنانا تھا۔ متوسط طبقوں میں بھی عام تاثر یہی تھا کہ پڑھی لکھی عورتیں اچھی بیویاں نہیں

ہوتیں۔ایسی بہو جو ہر وقت بیٹھی پڑھتی رہتی تھی، ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھی جاتی تھی۔"دارالاشاعت پنجاب "نے "تہذیب نسواں" کے پلیٹ فارم سے اسی معاشرتی رویے کو بدلنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ "دارالاشاعت پنجاب " سے چھپنے والے رسالے "تہذیب نسواں" سے خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کی تحریک ملتی تھی۔اس حوالے سے خصوصی کاوشیں کی جاتی تھیں ایسے مواد کو "تہذیب نسواں" میں شامل کیا جاتا تھا کہ خواتین کو ان مقاصد کے حصول میں آسانی ہو۔اس دور میں خواتین کے لیے بہت کم کتابیں لکھیں جاتیں تھیں۔اس لیے جو خواتین تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھیں ان کی یہ بھی مشکل تھی کہ وہ کیا پڑھیں اور کون سی کتابوں کا مطالعہ ان کے لیے مفید ہے۔ چناں چہ "تہذیب نسواں" کے آخری صفحات کو ایسی کتابوں کے اشتہارات کے لیے مختص کر دیا گیا جو خواتین کے لیے مفید ثابت ہو سکتی تھیں۔ "تہذیب نسواں" نے برعظیم پاک و ہند کی خواتین پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس رسالے نے خواتین میں گہری بصیرت اور شعور بیدار کیا۔ڈاکٹر ممتاز گوہر نے اپنی کتاب "منتخبات تہذیب نسواں" میں ایسے مضامین کا انتخاب کر کے پیش کیا جو تہذیب نسواں میں خواتین قلم کاروں نے لکھے تھے۔ تہذیب نسواں" کی تربیت کی وجہ سے اُس دور کی خواتین قلم کار بھی گہری تنقیدی بصیرت رکھتی تھیں۔"تہذیب نسواں" سے منسلک قلم کار خواتین نے بعد میں پاکستانی معاشرے میں ایک اہم مقام پیدا کیا۔بقول ڈاکٹر ممتاز گوہر:

> "زیر نظر انتخاب میں بعض ایسی خواتین کے نام بھی نظر آئیں گے جنھوں نے بعد ازاں پاکستانی معاشرے میں ایک اہم مقام پیدا کیا۔مثلاً بیگم صغرا ہمایوں، بیگم گیتی آرا اور بیگم حجاب امتیاز علی۔"(۱۰)

"تہذیبِ نسواں" اس دور میں مقبول عام خواتین کا رسالہ بن چکا تھا نہ صرف عام عوام اس کو پسند کرتے تھے بلکہ سیاست کے ایوانوں میں بھی اس کے چرچے تھے۔

> "خواتین نے اُردو زبان کی ترویج میں فعال اور منظم کردار ادا کیا۔ان کارناموں کی گونج تحریک پاکستان کے دوران اکثر سنائی دیتی رہی۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں گول میز کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اور ۱۹۳۱ء میں ایک اخباری بیان جاری کرتے

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ہوئے بیگم شاہنواز نے نہ صرف تہذیب نسواں کا نام لیا بلکہ اس کے ذریعے عورتوں کی حصول پاکستان کے سلسلے میں جدوجہد کو نمایاں طور پر بیان کیا۔"[۱۱]

یہ "دارالاشاعت پنجاب " کا ہی فیضان تھا کہ اُس نے "تہذیب نسواں" جیسے پھل دار اور سایہ دار درخت کی آب یاری کی۔ جس سے برعظیم پاک و ہند میں طبقہ اناث میں شعور اور آگاہی پیدا ہوئی، اُن میں علمی و ادبی مذاق اُبھرا۔ "تہذیب نسواں" نے ۱۸۹۸سے لے کر ۱۹۵۱ء تک مسلسل خواتین کی ترقی و بہبود کے لیے خدمات انجام دیں، اس کے مقابل کوئی دوسرا اخبار یا رسالہ، بلکہ بڑے بڑے ادارے بھی نہیں آئے۔ "دارالاشاعت پنجاب " کا دوسرا خواتین کا رسالہ "مشیر مادر" تھا۔ یہ ماہ وار رسالہ تھا۔ اس کی ایڈیٹر محمدی بیگم، مولوی ممتاز علی کی اہلیہ تھیں۔ اس کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۰۵ء میں شایع ہوا[۱۲] اس میں ماؤں کے لیے نہایت مفید ہدایات اور مضامین درج ہوتے تھے۔ ماں کے جو فرائض عورت پر عائد ہوتے ہیں، اُن کی تربیت اور تعلیم کے متعلق بھی نہایت کار آمد باتیں اس میں ہر ماہ شایع ہوتیں تھیں۔ یہ رسالہ حقیقی معنوں میں ماؤں کے لیے ایک بہترین مشیر کا کام دیتا تھا۔

"دارالاشاعت پنجاب " نے اپنے پلیٹ فارم سے خواتین کی اصلاح، تعلیم و تربیت کے لیے رسائل و جرائد کے ذریعے جو کاوشیں کیں، وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اسی کے ساتھ اس ادارے نے خواتین کے لیے کتابیں بھی چھاپیں جن کے ذریعے حقوق نسواں کی تحریک نے برعظیم پاک و ہند کی پڑھی لکھی خواتین میں اپنے حقوق سے آگاہی حاصل کرنے کے ساتھ اُن حقوق تک رسائی کے لیے آواز بھی بلند کی۔ "دارالاشاعت پنجاب " نے سب سے پہلی کتاب جو شایع کی وہ حقوق نسواں کی زبردست وکالت کرتی نظر آتی ہے۔ سید مولوی ممتاز علی مالک و مہتمم "دارالاشاعت پنجاب " کی کتاب "حقوق نسواں"۱۸۹۸ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب میں اسلام کی طرف سے تفویض کردہ حقوقِ نسواں کی بات کی گئی ہے۔ یہ کتاب اس ادارے کی طرف سے شروع کی گئی حقوق نسواں کی تحریک کا سنگ بنیاد ہے۔ مولوی ممتازعلی نے اس کتاب میں خواتین کے جائز حقوق کی بات کی ہے۔ جس سے برعظیم کی عورت محروم تھی۔ معاشرے نے مختلف حیلوں، بہانوں سے اُس کے حقوق پر غاصبانہ تسلط جمایا ہوا تھا۔ انھوں نے کتاب کے ابتدائی حصے میں ان مفروضات کا جائزہ لیا ہے۔ جو مردوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور قرآن و سنت سے لاعلمی کے باعث خواتین کو کمتر وکمزور ثابت کرنے کے لیے وضع کر لیے

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

تھے۔اُس زمانے میں دوسری قوموں کے مقابلے میں مسلم عوام، لڑکیوں کی باقاعدہ تعلیم کو چنداں اہمیت نہیں دیتے تھے۔اعلیٰ طبقے کی چند خواتین گھریلو سطح پر کچھ شُد بُد حاصل کر لیتی تھیں۔مگر ممتاز علی اس تعلیم کو ناکافی سمجھتے تھے۔انہوں نے "حقوق نسواں" میں واضح طور پر اپنی قوم کو یوں آگاہ کیا:

> "جلد وہ زمانہ آجائے گا کہ کسی تعلیم یافتہ شخص کو ناخواندہ بی بی رکھنی پسند نہ آئے گی۔لوگ کچھ بھی کریں زمانہ ان سب مختلف طبقات خلائق کو ایک خاص درجہ تہذیب و شائستگی پر ضرور پہنچا کر رہے گا۔خواہ یہ لوگ گرتے پڑتے، خراب ہوتے سخت منزلیں طے کر کر منزل مقصود کو پہنچیں، خواہ سیدھی مختصر آرام کی راہ سے۔"[۱۳]

سید ممتاز علی کی "حقوق نسواں" ہر لحاظ سے خواتین کے حقوق کے لیے آواز بلند کرتی دکھائی دیتی ہے۔"دارالاشاعت پنجاب" نے عورتوں کے حقوق اسلامی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے اُن کو تفویض کرنے کی مخلصانہ کاوشیں کیں اس مقصد کے لیے بے شمار کتابیں شایع کیں۔خواتین کے حقوق کے ساتھ "دارالاشاعت پنجاب " نے اُن کے فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں بھی طبقہ اناث کو بہترین اصلاحی، تربیتی اور تعلیمی مواد بہم پہنچایا۔"خانہ داری"[۱۴] بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔یہ کتاب "دارالاشاعت پنجاب " کے مینی فیسٹو کے تحت لکھی گئی ہے۔اس میں عورتوں کے لیے گھرداری، خانہ داری اور دیگر ذمہ داریوں سے عہدہ براہ ہونے کے لیے کارآمد تجاویز آسان، رواں اور سادہ زبان میں درج کی گئیں ہیں۔تاکہ اُس دور کی عام پڑھی لکھی خواتین اپنی استعداد کے مطابق اس تصنیف سے مستفید ہو سکیں۔"طبیبِ نسواں"[۱۵] "دارالاشاعت پنجاب " کے عورتوں کے اصلاحی و تربیتی مشن میں ایک اہم کاوش ہے۔اس کتاب میں صرف عورتوں سے متعلق مسائل و امور کی نشان دہی کے ساتھ اُن کے حل کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔ابتدائی حصے میں بالغ لڑکیوں کے مسائل کی نشان دہی کی گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی ان مسائل و عوارض کے علاج کے لیے یونانی اور اس زمانے کے جدید ایلوپیتھی نسخے اور احتیاطی تدابیر درج ہیں۔کتاب کے دوسرے حصے کو شادی شدہ خواتین کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔"طبیب نسواں" عام خواتین کے واسطے تحریر کی گئی، اسی لیے اس کتاب کا اُسلوب سلیس عام فہم ہے۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"تہذیبی نسخے"[۱۶] دارالاشاعت پنجاب کی طبقہ اناث کے لیے ایک اصلاحی و تربیتی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی یہ خوبی ہے کہ علاج معالجے کے لیے سستی جڑی بوٹیاں اور عام گھریلو استعمال میں آنے والی اشیاء تجویز کی گئی ہیں۔ حکیموں کے علاوہ بڑی بوڑھیوں نے ان چیزوں کی افادیت کو پرکھ کر طرح طرح کے علاج دریافت کیے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر خواتین گھر بیٹھے آسانی سے خود علاج کر سکتی ہیں۔ ایسی کتابیں عام گھروں میں ابتدائی طبی امداد کے لحاظ سے آج بھی معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ "پھوہڑ نامہ یعنی مجموعہ ضابطہ خانہ داری"[۱۷] اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی گئی جو ایک گھریلو خاتون کو روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل و امور کے بارے میں بہتر طریقے سے جان کاری نہ دیتی ہو۔ "دارالاشاعت پنجاب" کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُس نے خواتین کی زندگی میں آنے والے ہر چھوٹے بڑے واقعے کو اپنی تصنیفات کا موضوع بنایا اور اُن میں بیش بہا مفید معلوماتی مواد کو شائع کیا۔ جو خواتین کے لیے آسان اور سادہ زبان میں لکھا جاتا تھا۔ کیوں کہ اُس دور کی عام گھریلو خواتین معمولی کتابی علم رکھتی تھیں۔ "آداب ملاقات"[۱۸] میں عورتوں کو ملاقات کرنے کے آداب سکھائے گئے ہیں نیز میزبان اور مہمان کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں اُن کا ذکر دل نشین انداز میں کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ عام گھریلو خواتین جو معاشرے میں رہتے ہوئے معاشرتی ذمہ داریوں سے نابلد ہیں اُن سے نہ صرف آشنا ہوں بلکہ تہذیب یافتہ اصولوں کو سیکھ کر اپنے اردگرد کے جاننے والے شریف گھرانوں سے دوستی اور بھائی چارے کا تعلق اچھے انداز سے نبھا سکیں کیوں کہ انساں جس جگہ رہتا ہے وہاں اُسے بہت سے لوگوں سے میل ملاقات رکھنا ہی پڑتا ہے۔ اگر وہ اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے گا تو لوگ اسے تہذیب یافتہ اور باشعور سمجھیں گے۔ "دارالاشاعت پنجاب" کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ برعظیم کی عورتوں میں تہذیبی و معاشرتی شعور پیدا کیا جائے۔

اسی طرح سے "رفیق عروس" [۱۹]شادی شدہ خواتین کو ازدواجی زندگی کو بہتر انداز سے بسر کرنے کے گُر آسان لفظوں میں بتاتی ہے۔ برعظیم میں شادی شدہ خواتین کو اپنے ازدواجی مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے کسی سے مستند اور قابل اعتماد معلومات اور تجاویز دست یاب نہیں ہوتیں تھیں بلکہ اُلٹے سیدھے مشوروں سے نوازا جاتا تھا۔ "دارالاشاعت پنجاب" نے عورتوں کو مستند اور قابل عمل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

تجاویز سادہ اور آسان پیرائے میں اپنی شایع کردہ کتب کے ذریعے فراہم کیں۔"نعمت خانہ"[۲۰] تربیت نسواں کے لیے "دارالاشاعت پنجاب "کی شایع کردہ معلوماتی کتاب ہے۔اس میں خواتین کو گھریلو سطح پر مختلف اقسام کے کھانوں، اچار، چٹنیاں اور مربہ جات بنانے کی تراکیب آسان اور رواں اُردو زبان میں بتائی گئیں ہیں تا کہ برعظیم پاک و ہند کی وہ خواتین جو کھانا داری میں مہارت حاصل کرنا چاہیں وہ آسانی سے اس کتاب کی مدد سے کر لیں۔یہ کوشش اپنے موضوع اور مواد کے لحاظ سے منفرد کھائی دیتی ہے۔"دارالاشاعت پنجاب " نے خواتین کے ہر مسئلے اور ہر طرح کی ضرورت کے لحاظ سے اپنی کتابوں کو موضوع تحریر بنایا اور شایع کیا۔اس طرح سے یہ ادارہ خواتین کی اصلاحی، تربیتی، تعلیمی اور ذہنی قابلیت میں اضافے کا موجب بنا۔

"دارالاشاعت پنجاب" نے طبقہ اناث کے لیے قصے، کہانیاں اور ناول بھی شایع کیے۔جن کے ذریعے خواتین میں اصلاح، عقل و شعور اور عبرت کے پہلوؤں کو بیدار کرنے کی تریک چلائی۔"آج کل"[۲۱] خواتین کے لیے عبرت آموز قصہ ہے۔جس میں عورتوں کو گھریلو ذمہ داریوں سے احسن طریقے سے سبک دوش ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔"دارالاشاعت پنجاب " کے منشور عورتوں کی اخلاقی، تعلیمی اور معاشرتی اصلاح و فلاح کے تحت اس قصے کو لکھا گیا ہے۔اس قصے میں خواتین کو یہ سبق سمجھایا گیا ہے کہ وہ تمام دنیاوی اور گھریلو ہنر کے باوجود اگر وہ سست، کاہل اور فراری رویہ رکھتی ہیں تو وہ تباہی کی طرف گامزن ہیں۔"سگھڑ بیٹی"[۲۲] غیر شادی شدہ لڑکیوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کے لیے چھپی۔اس میں بچیوں کی مناسب تعلیم و تربیت کے آسان پیرائے میں مختلف عنوانات کے تحت زندگی گزارنے کے اچھے اصول و قوانین دل نشین انداز میں سمجھائے گئے ہیں۔اس کتاب کی افادیت کے بارے میں ایڈیٹر "تہذیبِ نسواں" آصف جہاں رقم طراز ہیں:

> "یہ کتاب بچیوں کی سب ضرورتوں کا خیال کر کے اور اُن کے درجہ علمی کو بخوبی ملحوظ رکھ کر مرتب کی گئی تھی اور جس قسم کی تربیت اور جن باتوں کی تاکید نوعمر بچیوں کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً خدا کی فرماں برداری۔ والدین کی اطاعت۔ بزرگوں کا ادب۔ بہن بھائیوں کی محبت۔ میل ملاپ۔ بات چیت۔ شرم۔ لباس۔ خانہ داری۔ سینا پرونا۔ پکانا ریندھنا۔ لکھنا پڑھنا۔ تیمارداری۔ ان سب امور پر ان کی عمر و

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

عقل اور سمجھ کے مناسب اس کتاب میں مضامین لکھے گئے ہیں اور ہر باب میں ایسی مفید و کارآمد نصیحتیں دی گئی ہیں۔"[۲۳]

"صفیہ بیگم"[۲۴] بچپن کی منگنی کی عبرت ناک قصہ ہے۔"دارالاشاعت پنجاب" نے اپنے قیام سے لے کر آخر تک ایک مقصد کے تحت اپنی مطبوعات کو شایع کیا۔اس تصنیف میں بھی اسی مقصد کی جھلک نظر آتی ہے۔شریف بیٹی[۲۵]"دارالاشاعت پنجاب" کا اصلاح نسواں کے حوالے سے ایک اور قصہ ہے۔جس میں طبقہ نسواں کو اپنے خاندان کے معاشی مسائل حل کرنے کے لیے اُن طریقوں کی طرف اشارے دیے گئے ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے گھر کی چاردیواری کے اندر رہ کر اپنے خاندان کی مالی معاونت کر سکتی ہیں۔"سچے موتی"[۲۶] شاعری کا مجموعہ، محمدی بیگم کی شاعری کے ابتدائی دور سے لے کر زندگی کے آخری دنوں تک کے کلام کو بغیر کسی زمانی ترتیب کے سمیٹے ہوئے ہے۔اس تصنیف میں اخلاقی اور نصیحت آموز نظمیں شامل ہیں۔ان نظموں میں کم عمر بچیوں کو شاعری کے ذریعے زندگی بسر کرنے کے لیے بہترین باتیں ذہن نشین کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔

"گلدستہ کروشیا"[۲۷] میں عورتوں کو کروشیے سے کڑھائی کرنے کے نت نئے طریقے سکھائے گئے ہیں۔یہ کتاب اُردو میں اس موضوع کی منفرد کتاب ہے۔اس سے پہلے اس موضوع کے بارے میں انگریزی زبان میں ہی معلومات ہیں۔اس کتاب کو شایع کرنے کا مقصد عورتوں کو ہنر مند بنانا ہے جو خواتین باقاعدہ کسی دست کاری کے سکول میں جاکر یہ ہنر نہیں سیکھ سکتیں وہ اس کتاب کی مدد سے گھر بیٹھ کر ہی سیکھ لیں۔"آرسی یعنی گھر داری کا آئینہ"[۲۸] میں "دارالاشاعت پنجاب" نے طبقہ اناث کے لیے اخلاق اور خانہ داری کے متعلق نہایت مفید ہدایات کو مذہبی رنگ میں پیش کیا ہے۔جس کا قارئین پر عمدہ اثر پڑتا ہے۔"ہنڈ کلھیا"[۲۹] میں طبقہ نسواں کو خانہ داری کے اصول و ضوابط کو منظوم قصے کی صورت میں پیش کیا ہے۔اس طویل نظم میں کہانی کے کرداروں کے مکالموں کی صورت میں بچیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی ضرورت سے آگاہ کیا ہے۔"کروشیا"[۳۰] میں "دارالاشاعت پنجاب" نے خواتین کو دست کاری میں ماہر بنانے اور اُن کو کروشیا سے کڑھائی کرنے کے بارے میں آسان اُردو زبان میں مختلف نمونوں کے بنانے کی تراکیب بمعہ تصاویر دی ہیں۔

"آئینہ حرم"[۳۱] کا سرورق اس کے موضوع کا عکاس ہے:

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

فَسَتَذْکُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ

اسلامی جذبات عالیہ کا مرقع

یعنی آئینہ حرم

جس میں

فخر نسواں ہند محترمہ ز۔خ۔ش صاحبہ کے گوہر تخیل نے شعر کے موتی

صفحہ قرطاس پر بکھرے اور حقوق نسواں کی حمایت اور ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔

۱۹۲۷ء

دارالاشاعت پنجاب

شاعری کا یہ چھوٹا سا مجموعہ گیارہ عنوانات پر مشتمل ہے۔ یہ تصنیف "دارالاشاعت پنجاب" کی حقوق نسواں اور اصلاح نسواں کی تحریک کا منظوم منشور کہی جا سکتی ہے۔ کیوں کہ "دارالاشاعت پنجاب" نے جن باتوں کو اپنی اصلاح نسواں کی تحریک کی بنیاد بنایا اس مجموعے میں قارئین کے سامنے اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔

"فردوسِ تخیل" (۳۲) میں "آئینہ حرم" میں جو نظمیں شایع ہوئیں وہ بھی شامل ہیں۔ اس مجموعے میں قطعات، رباعیات اور متفرق اشعار کے علاوہ ایک سو بیس نظمیں شامل ہیں۔ اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام اور لاتعداد حقوق دیے ہیں۔ رسم و رواج نے یہ سب ان سے چھین لیا۔ "دارالاشاعت پنجاب" نے برعظیم پاک و ہند کے مسلمانوں کو اس مجموعہ کلام میں جو آئینہ دکھایا ہے۔ اس میں اُن کے کردار اور عورتوں کے ساتھ اُن کا برتاؤ پوری طرح منعکس ہوتا ہے:

ے
آتش ظلم سے دنیا ہوئی دوزخ ہم پر
پھونک ڈالا تپِ دق بنکے غموں نے اکثر
بے اجل مرتے ہیں تہ خانہ کے اندر گھٹ کر
ہیں جو تنگی میں منافق کی لحد سے بدتر

ڈاکٹر کہتے ہیں "در کھولو۔ ہوا آنے دو"
سنگدل کہتے ہیں "ہرگز نہیں۔ مر جانے دو"

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

لفظ عزت سے نہیں کان ہمارے آگاہ
سر نَوشتِ رخ نسواں میں ہے ذلت کی نگاہ
کہتے ہیں، اپنے تفوق کا ہے قرآن گواہ
مصحفِ رب پہ یہ بہتان۔ عیاذاً باللہ
کون ٹوکے انہیں؟ ہے کسکی قضا سر پر سوار
"ترجمہ کیجیے نہ قوّام کا آقا۔ سرکار[۳۳]

"دارالاشاعت پنجاب " نے رسائل و جرائد کے ذریعے عورتوں میں شعورو آگاہی دینے کا سلسلہ شروع کیا تو ساتھ ہی اپنے ادارے سے برعظیم کے مایہ ناز ادباء سے خواتین کی تعلیم و تربیت سے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھوا کر شایع کیں۔برعظیم پاک و ہند میں عملاً حقوق نسواں کی تحریک کے لیے باقاعدہ جدوجہد اس ادارے نے کی اور اپنے ادارے کے پلیٹ فارم سے خواتین کے حقوق کے لیے جان دار آواز بلند کی۔

"دارالاشاعت پنجاب " کے مالک و مہتمم مولوی سید ممتاز علی نے نہ صرف خود حقوق نسواں کے لیے قلمی جہاد کیا بلکہ اُن کی اہلیہ محمدی بیگم بھی اُن کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر اِسی قلمی جہاد کا حصہ بنیں۔محمدی بیگم مجلے "تہذیب نسواں" اور "مشیر مادر" کے علاوہ اپنی تصنیفات کے ذریعے عورتوں میں تعلیم و تربیت کے معیار کو بہتر کرنے کا موجب بنیں۔"دارالاشاعت پنجاب " نے اپنی مطبوعات کے ذریعے برعظیم پاک و ہند کی خواتین میں اپنے حقوق کے بارے شعور پیدا کیا، طبقہ اناث میں خانگی فرائض کو احسن طریقے سے سر انجام دینے کی ترغیب و تحریک دی۔اس ادارے نے برعظیم پاک و ہند میں حقوق نسواں کے لیے گراں قدر خدمات پیش کیں جو کسی اور اشاعتی ادارے کے حصے میں نہیں آئیں۔

حوالہ جات

۱۔ نورین روبی،تانیثیت اور پاکستانی اُردو ادب(مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی اُردو)، غیر مطبوعہ، مملوکہ لاہور: پنجاب یونیورسٹی،۲۰۱۰ء،ص: ۱۹
۲۔ ممتاز علی، مولوی، حقوقِ نسواں، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۸۹۸ء،ص: ۵،۶

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

۳۔ مشمولہ: تہذیبِ نسواں، ہفتہ وار،لاہور: ۶ جولائی ۱۹۱۸ء، جلد: ۲۱، شمارہ: ۲۷،ص: ۴۲۸

۴۔ ایضاً، ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء، جلد:۱۱، شمارہ: ۱۵،ص:۱۷۱

۵۔ ایضاً، ۹ مئی ۱۹۰۸ء، جلد:۱۱، شمارہ: ۱۹،ص: ۲۱۸

۶۔ ایضاً، ۴ جنوری ۱۹۰۸ء، جلد:۱۱، شمارہ:۱، ص:۸

۷۔ بینارشید، محمدی بیگم: احوال وآثار(مقالہ برائے ایم۔فل اُردو)، غیر مطبوعہ، مخزونہ اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء،ص: ۸۰

۸۔ افسر عباس زیدی، شمس العلماء مولوی سید ممتاز علی مرحوم(مقالہ برائے ایم۔اے اُردو)، غیر مطبوعہ، مملوکہ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۷ء، ص: ۱۰۲

۹۔ مشمولہ:تہذیبِ نسواں، ہفتہ وار، لاہور: ۶ جولائی ۱۹۱۸ء، جلد: ۲۱، شمارہ: ۲۷،ص: ۴۲۹

۱۰۔ ممتاز گوہر، ڈاکٹر، منتخباتِ تہذیبِ نسواں،لاہور: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۱۹۸۸ء،ص: ۱۴

۱۱۔ ایضاً،ص: ۱۴

۱۲۔ امداد صابری، مولانا، تاریخ صحافت اُردو (جلد چہارم)، دہلی: یونین پریس، ۱۹۷۴ء، ص: ۷۴

۱۳۔ ممتاز علی، سید، حقوق نسواں، ص:۳۳

۱۴۔ محمدی بیگم، خانہ داری، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۳۳ء

۱۵۔ ممتاز علی، مولوی سید، طبیب نسواں، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۸۹۹ء

۱۶۔ ممتاز علی، سید، تہذیبی نسخے، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۳۸ء

۱۷۔ ممتاز علی، سید، پھوہڑ نامہ یعنی مجموعہ ضابطہ خانہ داری، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۴ء

۱۸۔ محمدی بیگم، آداب ملاقات، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، تیسرا ایڈیشن،۱۹۳۵ء

۱۹۔ محمدی بیگم،رفیق عروس،لاہور:دارالاشاعت پنجاب،۱۹۳۹ء

۲۰۔ محمدی بیگم، نعمت خانہ، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۶۰ء

۲۱۔ محمدی بیگم، آج کل، لاہور: دارالاشاعت،پنجاب، بار ششم،۱۹۴۳ء

۲۲۔ محمدی بیگم، سگھڑ بیٹی، لاہور: دارالاشاعت، پنجاب، چھٹا ایڈیشن،۱۹۳۶ء

۲۳۔ ایضاً،ص:۵

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

۲۴۔ محمدی بیگم، صفیہ بیگم، لاہور: باہتمام تاج و حجاب دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۵۹ء، ص: ۹۳

۲۵۔ محمدی بیگم، شریف بیٹی، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، تیسرا ایڈیشن، ۱۹۱۸ء

۲۶۔ محمدی بیگم، سچے موتی، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، تیسرا ایڈیشن، ۱۹۳۰ء

۲۷۔ فاطمہ بیگم انور علی، گلدستہ کروشیا، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۳۲ء

۲۸۔ امین، مولوی محمد، آرسی یعنی گھرداری کا آئینہ، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۹ء

۲۹۔ ح۔ب صاحبہ، ہنڈ کلھیا، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۹ء

۳۰۔ بلقیس بیگم، کروشیا، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۵ء

۳۱۔ ز۔خ۔ش، آئینہ حرم، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، ۱۹۲۷ء

۳۲۔ ز۔خ۔ش، فردوس تخیل، لاہور: دارالاشاعت پنجاب، باراوّل، ۱۹۴۱ء

۳۳۔ ایضاً، ص: ۱۲۱